ہفت وار رسالہ:218
WEEKLY BOOKLET:218

فیضانِ امام احمد بن حنبل

صفحات:17

- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف 03
- قلم دوات آخری عمر تک ساتھ 04
- امام احمد بن حنبل کی عبادات 09
- علمی شان و شوکت 14

پیشکش:
المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فیضانِ امام احمد بن حنبل

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ ابو المُظَفَّر محمد بن عبد اللہ سمر قندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بُھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں اُن کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرتِ خِضر علیہ السلام ہیں۔ میرے پوچھنے پر اُنہوں نے اپنا نام خِضر بتایا، اُن کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام پوچھا تو فرمایا: یہ اِلیاس علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سُنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے رِوایت کر سکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر درودِ پاک پڑھے اُس کا دل مُنافقت سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دَروازے کھول لیتا ہے۔ (القول البدیع، ص277، جذب القلوب، ص235)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

وَلِیُّ اللہ کے ادب کی برکت سے بخشا گیا

ایک شخص کو انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ یعنی

www.dawateislami.net

اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ کریم نے میری مغفِرت فرما دی۔ پوچھا: کون سا عمل کام آگیا؟ جواب دیا، ایک بار امام احمد بن حَنبل رحمۃُ اللہِ علیہ دریا کے کَنارے وُضُو فرمارہے تھے اور وہیں میں بُلندی کی طرف وُضُو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ پڑی تو تعظیماً نیچے کی جانب آگیا۔ بس یِہی "تعظیمِ وَلی" والا عمل کام آگیا اور میں بخشا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ص196) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے وَلی کے دَر کا گدا
خالق نے مجھے یوں بخش دیا، سبحان اللہ سبحان اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بڑے عُلَما سلام کرنے آتے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں کی تعظیم کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اور بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا دِل وجان سے احتِرام کرنا مغفِرت کا سبب بھی بن سکتا ہے جیسا کہ اَبھی آپ نے سلسلۂ حنبلیہ کے عظیم بُزرگ حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعظیم کے بارے میں ایمان اَفروز واقعہ پڑھا۔ حضرت اِدریس بن عبد الکریم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بے شمار عُلمائے کرام کو دیکھا کہ حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کو اپنا بڑا سمجھتے، احترام کرتے اور صِرف سلام کرنے کے اِرادے سے اِن کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/183، رقم:13613) نہ صِرف آپ، بلکہ آپ کے شاگرد کو بھی بڑی عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا جیسا کہ آپ کے قابل شاگرد حضرت مَرْوَزِی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ حجاج بن شاعر رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس سے گزرے تو حجاج بن شاعر رحمۃُ اللہِ علیہ اُن کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا: اے صدیقین کے خادم! آپ پر

www.dawateislami.net

سلام ہو۔(حلیۃ الاولیاء، 9/185، رقم:13624)اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سلسلۂ حنبلیہ کے بانی، امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کا مبارک نام ”احمد“ اور کنیت ابو عبداللہ ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ربیعُ الاوّل 164 ہجری میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے، اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ کا نَسب مِلتا ہے، آپ عظیم الشان تبعِ تابعی بزرگ تھے۔(تبع تابعی اُنہیں کہتے ہیں جنہوں نے صحابیِ رسول کا دیدار کرنے والے تابعی بُزرگ کی زیارت کی ہو۔) آپ کے والدِ محترم بچپن شریف میں ہی فوت ہوگئے یوں آپ کی دینی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بچپن میں ہی آپ کی والدۂ محترمہ کے حصے میں آئی۔(حلیۃ الاولیاء، 9/174، رقم:13563)

شوقِ علمِ دین

امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے شہزادے(یعنی بیٹے)حضرتِ عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم نے فرمایا کہ میں نے 16 سال کی عُمر میں حدیثِ پاک کا علم حاصل کرنا شروع کردیا اور بَسا اَوقات میں منہ اَندھیرے علمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے گھر سے روانہ ہونے لگتا تو میری والدۂ محترمہ(شفقت کی وجہ سے)میرے کپڑے پکڑ لیتیں اور فرماتیں صبح ہونے دو تاکہ لوگوں کی چہل پہل شروع ہوجائے۔(مناقب امام احمد، ص31)علمِ دین حاصل کرنے کے شوق میں آپ نے کوفہ، بصرہ، یمن، شام، عراق، حجازِ مقدس(یعنی عرب شریف)جزیرہ عبادان وغیرہ کا سفر فرمایا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں میں علمِ دین حاصل کرتا رہوں گا یہاں تک کہ قبر میں داخل ہوجاؤں۔(مناقب الامام احمد، ص37)

www.dawateislami.net

علمِ دین سے محبت

حضرتِ عبدُ اللہ بن احمد رحمۃُ اللہِ علیہما فرماتے ہیں: ہم مکّۂ پاک میں کسی گھر میں رُکے، وہاں حضرتِ ابو بکر بن سماعہ رحمۃُ اللہِ علیہ رہتے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار ہمارے اِس گھر میں امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ بھی رُکے تھے، اُس وقت میں چھوٹا سا لڑکا تھا۔ مجھے میری ماں نے کہا: یہ نیک شخص ہیں تم اِن کی خدمت میں لگ جاؤ۔ میں اُن کی خدمت کرنے لگا، آپ حدیثِ پاک کا علم حاصل کرنے تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ کا سامان چوری ہو گیا۔ میری امی جان نے آپ کو بتایا کہ چور آپ کا سامان چُرا کر لے گیا تو آپ نے صرف اِتنا پوچھا کہ میرے حدیثِ پاک والے اَوراق (Pages) کہاں ہیں؟ امی جان نے بتایا کہ وہ طاق میں رکھے ہیں۔ اِس کے علاوہ آپ نے کچھ نہ پوچھا۔

(حلیۃ الاولیاء، 9/191، رقم:13650)

جذبۂ حُسنِ عمل ہے اور نہ علم ناقص و بیکار ہوں کر دو کرم
(وسائلِ بخشش، ص256)

قلم دوات آخری عمر تک ساتھ

حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے صاحبزادے حضرتِ صالح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے والدِ محترم کو ہاتھ میں قلم دوات (Pen And Inkpot) لئے دیکھ کر عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ اِتنے بڑے مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے اِمام ہیں اِس کے باوجود آپ کے ہاتھ میں قلم دوات ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: قلم دوات قبر تک ساتھ ہیں۔ (مناقب امام احمد، ص37)

علمِ دین حاصل کرنے میں شرم کس بات کی؟

ایک شخص نے امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کو جوتے ہاتھ میں پکڑے دوڑتے ہوئے

www.dawateislami.net

دیکھ کر آپ سے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! کب تک بچوں کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے رہیں گے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے صِرف اتنا جواب اِرشاد فرمایا: موت تک۔

(مناقب امام احمد، ص37)

چار مشہور ائمہ مجتہدین

اے عاشقانِ اولیا! چاروں مشہور ائمہ مجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہم اولیائے کرام ہیں، چاروں بزرگانِ دین قابلِ تعظیم و قابلِ احترام ہیں۔ ہمیں اِن سب بزرگوں کا دِل و جان سے اَدب و احترام کرنا ہے۔ چاروں امام (امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہم) بَرحق ہیں اور ان چاروں کے خوش عقیدہ مُقلِّدین آپس میں بھائی بھائی ہیں، ان میں آپس میں تعَصُّب (یعنی ہٹ دھرمی) کی کوئی وجہ نہیں۔ میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ لکھتے ہیں:

مالکی ہو حنبلی ہو حنفی ہو یا شافعی
مت تعَصُّب رکھنا اور کرنا نہ ان سے دشمنی

(وسائلِ بخشش، ص699)

امام احمد بن حنبل، امامِ اعظم کے شاگردوں کے شاگرد

حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: میں نے سب سے پہلے امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ سے حدیثِ پاک لکھنی شروع کیں۔ (مناقب امام احمد، ص26) امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا کہ مشکل ترین مسائل کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا؟ فرمایا: اِمام محمد رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتابوں سے۔ (مناقب ابی حنیفۃ وصاحبیہ للذھبی، ص79تا86ماخوذاً) جبکہ امام بُخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد رحمۃُ اللہِ علیہم امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد ہیں۔ (تاریخ بغداد، 5/179ماخوذاً) (گویا امام بخاری و امام مسلم امام اعظم کے شاگردوں کے شاگرد ہیں۔)

www.dawateislami.net

امام احمد بن حنبل کی امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ سے محبت

حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں چالیس سال سے جو بھی نماز پڑھتا ہوں اُس میں حضرتِ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کے لئے دُعا ضرور کرتا ہوں۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کی: ابو جان! یہ شافعی کون ہیں، جن کے لئے آپ دُعا کرتے ہیں؟ تو حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: میرے بیٹے! حضرتِ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ دُنیا کے لئے سورج کی طرح اور لوگوں کے لئے عافیت کا باعث تھے تو اَب بتاؤ! کیا اِن دو صفات میں کوئی اُن کا نائب (Successor) ہے؟ (احیاء علوم الدین، 1/46ملتقطا)

تقویٰ و پرہیز گاری

حضرتِ ادریس حدّاد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ حج کے لئے مکۂ پاک حاضر ہوئے تو وہاں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ پر غُربت (Poverty) آگئی۔ آپ کے پاس ایک بالٹی (Bucket) تھی۔ آپ نے وہ کسی چیز کے بدلے ایک سبزی بیچنے والے کے پاس گروی (یعنی رہن) رکھ دی۔ جب اللہ پاک نے آپ کی غربت دُور فرمادی تو آپ اُس سبزی والے کے پاس آئے اور اُسے رقم دے کر اپنی بالٹی کا مطالبہ کیا۔ سبزی والے نے ایک جیسی دو بالٹیاں حاضر کر دیں اور کہنے لگا: مجھ پر آپ کی بالٹی مشتبہ (Doubtful) ہو گئی ہے، آپ اِن میں سے جو چاہیں لے لیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: مجھ پر بھی معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے کہ کون سی بالٹی میری ہے؟ اللہ پاک کی قسم! میں اِسے بالکل نہ لوں گا۔ سبزی والے نے کہا: خُدا کی قسم! میں بھی اِس کو دیئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔ آخر کار دونوں حضرات اُن کو بیچ کر رقم صدقہ کرنے پر راضی ہو گئے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص431) اللہ پاک کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت

www.dawateislami.net

ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

قبر و آخرت کا خوف

اے عاشقانِ اولیا! دیکھا آپ نے؟ ہمارے بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم شبہے کی چیز سے کس طرح بچتے تھے حالانکہ یقیناً دونوں میں سے ایک بالٹی امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کی ہی تھی مگر چونکہ وہ آپس میں اِس طرح مِکس ہوگئی تھیں کہ اپنی بالٹی کونسی تھی یہ پتا نہیں چل پارہا تھا لہٰذا آپ نے لینے سے ہی انکار فرمادیا۔ سبزی بیچنے والے کا خوفِ خدا صد کروڑ مرحبا! کہ وہ بھی اپنی شے کو راہِ خدا میں خرچ کرنے ہی پر رِضامند ہوا۔ کاش! ہم بھی شبہے والی چیزوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ شبہے والی چیز دِل کی حالت خراب کرتی اور نیکیوں میں دِل لگنے سے رُکاوٹ بنتی ہے، امام ابوطالب مکی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بندے کو جو چیزیں رات کو اللہ پاک کی عبادت سے محروم کرنے والی یا پھر اس کی طویل غفلت کا باعث بنتی ہیں وہ تین ہیں: ﴿1﴾ شبہے والی اشیا کھانا ﴿2﴾ گناہوں پر اِصرار کرنا ﴿3﴾ دل پر دُنیاوی محبت کا غالب ہونا۔ (قوت القلوب، 1/76)

عاشقِ مال اِس میں سوچ آخِر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری، رزقِ حلال رکھا ہے
(وسائلِ بخشش، ص699)

سُنت پر عمل کا جذبہ

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ خربوزہ (Melon) نہیں کھاتے تھے۔ اُن سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: مجھے اِس کے کھانے سے صِرف یہ چیز روکتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے کس طرح کھایا تھا۔ (فیض القدیر، 4/477، تحت الحدیث: 5618)

www.dawateislami.net

حضرتِ علامہ عبد الغنی نابُلسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے گمان کے مطابق وہ بزرگ حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ تھے۔(حدیقہ ندیہ، 14/1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سلسلۂ حنبلیہ کے عظیم بُزرگ حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کتنے بڑے عاشقِ رسول اور عاشقِ سنت تھے، کاش! ہمیں بھی سُنّتوں پر عمل کا عظیم جذبہ عطا ہو جائے، اَفسوس! ہم تو کئی سُنّتوں کا پتا ہونے کے باوجود عمل نہیں کرتے، سلام کرنا سُنّت ہے مگر سُستی ہو جاتی ہے، اپنے مسلمان بھائی سے مُسکرا کر ملنا سنّت ہے مگر ہماری مسکراہٹ تو صِرف مخصوص دوستوں(Specific Friends) ہی کے لئے ہوتی ہے، سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا، لینا دینا، سُنت ہے مگر بے توجہی کہیں یالاعلمی روزانہ کے کئی کاموں میں بھی اِس سُنّت کی طرف توجہ نہیں جاتی۔ سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک لباس کا معاملہ ہو تو اِس میں نِت نئے فیشن آڑے آجاتے ہیں کاش! سنّتوں کا دَور دَورہ ہو اور ہر مسلمان سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بَن جائے۔

اے عاشقانِ رسول! سُنّت میں عظمت ہے، سُنّت میں برکت ہے، سُنّت میں دنیا و آخرت کی راحت ہے۔ سُنّت میں نجات ہے اور سُنّتوں پر عمل کرنے میں ہی دُنیا و آخرت کی سعادتیں ہیں۔ اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی پیاری پیاری سُنّتوں پر عمل کرنے کا شوق بڑھانے کی اچھی نیت کے ساتھ سُنّت کے تین حُروف کی نسبت سے سُنت پر عمل کے بارے میں 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ﴿1﴾ اللہ پاک کے عرش کے سوا قِیامت کے روز کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:(1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے

www.dawateislami.net

(2)میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔(البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ للسیوطی، ص131، حدیث366) ﴿2﴾ جس نے میری سُنّت سے مَحَبّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ المصابیح، 1/55، حدیث:157) ﴿3﴾ جس نے میری سنّت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔

(بخاری، 3/421، حدیث:5063)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی سُنّتوں بھری دینی تحریک "دعوتِ اسلامی" میں شامل ہو جایئے اور سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار کیجیے۔ عظیم عاشقِ سُنّت، امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ جنہوں نے اِس زمانے میں سُنّتوں کی ایسی دُھوم مچائی ہے کہ بچے بچے کو عمامہ شریف کا تاج سجا کر سُنتِ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا متوالا بنادیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم اہلِ سنّت ہیں اور ہمیں آقا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سُنّت سے پیار ہے۔(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاوّل 1438 بمطابق 9 دسمبر 2016)

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں ۔۔۔ تری سُنّتیں سکھانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص428)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی عبادات

حضرتِ عبد اللہ بن امام احمد رحمۃُ اللہِ علیہما فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم روزانہ ایک منزل قرآنِ کریم پڑھتے اور ہر سات دنوں میں ایک قرآن پاک ختم کرتے، یونہی سات راتوں میں بھی ایک قرآنِ کریم ختم فرماتے اور یہ دن کی نمازوں کی تلاوت کے علاوہ ہوتا

www.dawateislami.net

آپ رحمۃُ اللہ علیہ نمازِ عشا کے بعد کچھ دیر آرام فرما کر صبح تک نماز و دُعا میں مصروف رہتے۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/192، رقم:13658 ماخوذا) مزید فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ سب لوگوں سے زیادہ تنہائی پر صبر کرنے والے تھے (یعنی خلوت و تنہائی اختیار کرتے تھے)، آپ کو مسجد، جنازے میں حاضری یا کسی مسلمان کی عیادت کے علاوہ اور کہیں نہیں دیکھا جا سکتا تھا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو بازاروں میں گھومنا ناپسند تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/195، رقم:13669) آپ روزانہ 300 نوافل ادا فرماتے تھے، جب آپ پر آزمائش آئی تو بیماری کے بعد آپ روزانہ 150 نوافل ادا فرماتے حالانکہ اُس وقت آپ کی مبارک عمر 80 سال تھی۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/192، رقم:13657)

اُترتے چاند ڈھلتی چاندنی جو ہو سکے کر لے   اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اُجالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص182)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے اِس شعر میں زندگی کے اَنمول لمحات گناہوں اور غفلت میں گزارنے والے کو جھنجھوڑتے ہوئے فرما رہے ہیں: اے غافل نوجوان! تیری زندگی کا چاند گھٹنا شروع ہو گیا ہے یعنی تیری عُمر روزانہ کم ہوتی جا رہی ہے اللہ پاک کی جتنی عبادت کرنی ہے کر لے، کیونکہ جیسے اسلامی مہینے کے آخری 15 دِن میں چاند کم ہوتا چلا جاتا ہے ایسے ہی اَب تیری زندگی ختم ہوتی جا رہی ہے، عنقریب قبر کا اندھیرا آیا چاہتا ہے یہ زندگی کی رونقیں، عیش و سُکون بَس دو دن کا ہے، اپنے رَب کو راضی کر لے۔

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی مبارک سیرت و اخلاق پڑھ کر اِن پر عمل کرنے اور اپنے دِل کو دُنیا کی محبت سے بچانے کا ذہن بنانا چاہئے، یقیناً ایک وقت آنے والا ہے جب ہم مر جائیں گے پھر ہمارے ساتھ ہماری قبر میں کوئی نہیں

www.dawateislami.net

آئے گا، ہمارے ساتھ ہمارے اچھے یا بُرے اعمال ہوں گے، بچی کھچی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے سچے دِل سے اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے نیکیوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن بنالیجئے، خدانخواستہ اَب تک نمازوں میں سُستی تھی تواَب پانچوں نمازیں باجماعت مسجد کی پہلی صَف میں پڑھنے کی نیت فرمالیجئے، حرام روزی کماتے تھے تواِس سے بھی توبہ کرکے اِس کے شرعی تقاضے پورے کیجئے، رِشوت کالین دین تھاتواِس سے بھی پیچھا چھڑا لیجئے کہ رِشوت لینا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ جُھوٹ ، غیبت، چغلی ، وعدہ خلافی، گالی گلوچ اور حق تلفیوں سے توبہ کرکے اپنے پیارے پیارے ربِ کریم کو راضی کرنے کی کوشش میں لگ جایئے ورنہ یادرکھئے! مرنے کے بعد دُنیامیں واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔ میرے آقا، امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کا فکرِ آخرت کااَنداز صد کروڑ مرحبا! آپ جب بھی کسی جنازے میں جاتے تو اُس دِن نہ کھانا کھاتے، نہ اُس رات سوتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جب کوئی قبر دیکھتے تو اِس طرح روتے جیسے وہ عورت روتی ہے جس کا بچہ فوت ہوچکا ہو۔(الروض الفائق، ص221)

ڈھل جائے گی یہ جوانی جس پہ تجھ کو ناز ہے تُو بجالے چاہے جتنا چار دن کا ساز ہے

20سال کی معذوری دُور ہوگئی

حضرت علی بن ابی حَرَارَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میری والدہ 20سال سے چلنے پھرنے سے معذور (Handicapped) تھیں۔ ایک دن انہوں نے مجھے کہا: حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس جاکر عرض کرو کہ وہ میرے لئے دُعا کریں۔ میں اُن کے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ دروازے کے پاس ہی موجود تھے مگر دروازہ نہ کھولا اور پوچھا: کون؟ میں نے عرض کی: میں یہیں کا رہنے والا ہوں، میری ماں کافی عرصہ سے چلنے

www.dawateislami.net

پھرنے سے معذور ہے، اُنہوں نے مجھے آپ سے دعا کروانے کے لئے بھیجا ہے کہ آپ اُن کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں صحت کی دعا کر دیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کچھ خفا ہوئے اور فرمایا: "ہم اِس بات کے زیادہ ضرورت مند ہیں کہ تم ہمارے لیے اللہ پاک سے دُعا کرو۔" میں جانے کے لیے پلٹا تو آپ کے گھر سے ایک بوڑھی خاتون باہر تشریف لائیں اور پوچھا: ابو عبد اللہ (یہ امام احمد بن حنبل کی کنیت ہے) سے اَبھی آپ نے گفتگو کی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: میں اُنہیں دیکھ کر آرہی ہوں کہ وہ اللہ پاک سے تمہاری والدہ کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ حضرت علی بن ابی حَرارَہ رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: میں فوراً گھر آیا اور دروازے پر دستک دی تو میری وہ ماں جو پچھلے 20 سال سے چلنے پھرنے سے معذور تھی وہ اپنے پاؤں پر چل کر آئیں اور دروازہ کھول کر کہا: اللہ پاک نے مجھے صحت و عافیت عطا فرمائی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/197، رقم: 13678)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بُزرگوں سے دُعا کروانا

اے عاشقانِ اولیا! اِس واقعے سے پتا چلا کہ بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم سے دُعا کروانے کا اَنداز صدیوں پُرانا ہے، آج بھی لوگ اپنے بچوں کو نیک لوگوں، بزرگوں سے دَم کرواتے، اپنی پریشانیوں کے حَل کے لئے اِن سے دُعائیں کرواتے ہیں اور اگر بزرگانِ دین سے سچی محبت اور اِن کی دُعاؤں پر پکا یقین ہو تو اللہ پاک کی رحمت سے بارہا فوراً اَثر ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ اَبھی واقعے میں آپ نے پڑھا۔ اللہ کریم! ہمیں بھی اپنے نیک بندوں، اولیائے کرام کا اَدب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

سادگی و عاجزی

حضرتِ علی بن مدینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر میں داخل ہوا تو اُن کا گھر اِسی طرح سادہ تھا جس طرح زُہد اور عاجزی وانکساری میں تابعی بُزرگ حضرتِ سُوید بن غَفَلہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر کا وَصف بیان ہوا۔(حلیۃ الاولیاء، 9/186، رقم: 13630) حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیٹے حضرتِ عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے والد محترم نے پانچ حج پیدل کیے اور دو حج سُواری پر اور ایک حج میں صِرف بیس درہم خرچ کیے۔(حلیۃ الاولیاء، 9/187، رقم: 13634) حضرت نَصر بن علی رحمۃُ اللہِ علیہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کا آخرت کا معاملہ اَفضل ہے کیونکہ آپ کے پاس دُنیا آئی مگر آپ نے اسے اپنے آپ سے دور کیا۔(حلیۃ الاولیاء، 9/191، رقم: 13651)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زَر چاہئے　　شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

(وسائلِ بخشش، ص513)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　❀❀❀　صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

علم کا سمندر

حضرتِ ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حدیثِ پاک کا علم حاصل کرنے کے لئے کچھ لوگ حضرت ابو عاصم ضَحّاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے اِنہیں دیکھ کر فرمایا: تم فقہ کیوں نہیں سیکھتے، کیا تم میں کوئی فقیہ (یعنی عالم) نہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم میں ایک شخص ایسا ہے۔ حضرت ابو عاصم ضَحّاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کون؟ ہم نے کہا: وہ اَبھی آتے ہیں۔ پھر جب میرے والدِ محترم امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: وہ آگئے ہیں۔ حضرتِ ابو عاصم

www.dawateislami.net

رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو دیکھ کر عرض کیا: آگے آئیے۔ آپ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگوں۔ حضرت ابوعاصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ بات اِن کی فقہ میں سے ہے، اِن کے لئے جگہ کُشادہ (یعنی کُھلی) کرو۔ لوگوں نے جگہ کُشادہ کی تو آپ آگے تشریف لے آئے۔ حضرتِ ابوعاصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کو اپنے سامنے بٹھاکر ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے اس کا جواب دیا۔ پھر دوسرا مسئلہ پوچھا تو آپ نے اُس کا بھی جواب دیا پھر تیسرا مسئلہ پوچھا تو آپ نے اُس کا بھی جواب دیا۔ پھر مزید مسائل پوچھے تو آپ نے سب کے جوابات بھی اِرشاد فرمادیئے۔ یہ دیکھ کر حضرتِ ابوعاصم رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: یہ تو علم کا سمندر ہیں۔ (مناقب امام احمد لابن جوزی، ص96)

امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کی شان و شوکت

امام ابوداوٗد سَجِسْتانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے 200 بُزرگ عُلَماء سے ملاقات کی لیکن اُن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء، 9/175، رقم: 13567) عظیم مُحدِّث حضرتِ امام ابو زُرعہ رازی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے علم کے مختلف فنون میں امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہ دیکھا اور جس طرح آزمائش کی گھڑی میں آپ ثابت قدم (Steadfast) رہے کوئی اور نہ رہا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے (اپنے استاد) حضرتِ ہُشَیم رحمۃُ اللہِ علیہ سے جو کچھ سُنا اُسے اُن کی زندگی میں ہی یاد کرلیا۔ (مناقب امام احمد لابن جوزی، ص 163-84) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو دس لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ (طبقات الشافعیۃ للسبکی، احمد بن محمد بن حنبل، 2/31، رقم: 7)

حدیثِ پاک دیکھ کر بیان فرماتے

عِلمِ حدیث کے بہت بڑے امام حضرتِ علی بن مدینی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے

www.dawateislami.net

اصحاب میں امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ سے بڑھ کر حدیث شریف کا حافظ کوئی نہیں۔ وہ حدیثِ پاک کو اپنی کتاب سے دیکھ کر بیان فرماتے ہیں اور اِس میں ہمارے لئے بہترین نمونہ (Excellent Example) ہے۔ (مناقب امام احمد لابن جوزی، ص47) (کہ ہم بھی حدیثِ پاک دیکھ کر بیان کریں)۔

حضرت عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والدِ محترم کو بغیر کتاب کے زبانی حدیث روایت کرتے نہیں دیکھا سوائے کچھ حدیثوں کے جن کی تعداد 100 سے کم ہوگی۔ (مناقب امام احمد لابن جوزی، ص349)

احتیاط سخت احتیاط کی ضرورت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کو دس لاکھ احادیث مبارکہ زبانی یاد تھیں اور آپ اپنے وقت کے حدیثِ پاک کا علم جاننے والوں کے امام تھے، اِس کے باوجود آپ کی عاجزی وانکساری مرحبا صد مرحبا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ حدیثِ پاک دیکھ کر بیان فرماتے تھے۔ اِس میں ہمارے لئے بہت بڑا سبق ہے کیونکہ حدیثِ پاک کا معاملہ بہت نازک ہے، اپنے اندازے سے کسی بات کو حدیثِ پاک کہہ دینا یا اپنی اَٹکل (Guess) سے کسی روایت کا حدیثِ پاک ہونے سے اِنکار کر دینا بہت بڑی بے باکی و جُراءَت ہے، ایسی جُراءَت کبھی بھی نہیں کرنی چاہئے۔

بُرے خاتمے کا خوف ہے

حضرتِ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: آدمی کو بغیر علم کے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث میں بات کرنے سے ڈرنا چاہیے اور اِس فن (یعنی علمِ حدیث) کو حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کرنی چاہیے، یہاں تک کہ اُسے اِس فن (یعنی علمِ

www.dawateislami.net

حدیث) میں مہارت (Speciality) اور کمال حاصل ہو جائے ، اِس کے بغیر حدیثِ پاک میں بات کرنے والا کہیں اُس حدیثِ پاک کے حکم میں داخل نہ ہو جائے کہ جو بغیر علم کے بات کرتا ہے اُس پر اللہ پاک اور فرشتوں کی لعنت ہے ، اور وہ اِس دھوکے میں نہ رہے کہ دُنیا میں تو کوئی ایسا نہیں جو اِس پر انکار کرنے والا ہو ، لیکن موت کے بعد اُس کو معلوم ہو جائے گا یا تو قبر میں یا پُل صراط پر ، نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں اُس کے سامنے ہوں گے اور اُس سے گویا یوں فرمائیں گے کہ تُو نے میری حدیث کے بارے میں کیسے بغیر علم کے جراءَت کی اور کلام کیا یا یوں فرمائیں گے کہ تُو نے اُس بات کو رَد کیا جو میں نے فرمائی تھی یا تُو نے میری طرف ایسی بات کی نسبت کی جو میں نے فرمائی نہ تھی ، کیا تُو نے مجھ پر اُترے ہوئے قرآنِ کریم میں نہ پڑھا تھا کہ اُس بات کے پیچھے نہ پڑنا جس کا تجھے علم نہیں۔ بے شک سمع ، بصر (یعنی کان ، آنکھ اور) دِل ، اِن میں سے ہر ایک سے سوال کیا جائے گا۔ لہٰذا اُس دن بڑی خرابی اور بڑی رُسوائی ہے۔ یہ بھی اُس صورت میں جبکہ ایمان پر خاتمہ ہوا ہو ، ورنہ تو اور خرابی ہے ۔ بہت سے گناہ ایسے ہوتے ہیں جن پر بُرے خاتمے کی وعید ہے۔ موت کے وقت اکثر لوگوں کے ایمان ضائع ہونے کا سبب ظُلم ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث میں بغیر علم کے گفتگو کرنے کی جُراءَت سے بڑھ کر کون سا ظلم ہو گا۔ ہم اللہ پاک سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (الحاوی للفتاوی ، 2/137-138 ملتقطا)

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد — سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا
جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو — شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا
(وسائلِ بخشش ، ص352)

اَدب کا منفرد انداز

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ آپ کی

www.dawateislami.net

خدمت میں حضرتِ ابراہیم بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر ہوا تو آپ فوراً سیدھے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے نیک بندوں کے ذِکر کے وقت ٹیک لگا کر بیٹھنا مناسب نہیں۔

(الآداب الشرعیۃ، 2/26، مکتبہ موسسۃ الرسالۃ)

کبھی فخر نہ کیا

حضرت یحییٰ بن مَعِین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ ہم اُن کی صحبت میں 50 سال رہے اور ان پچاس سالوں میں انہوں نے کبھی اپنی نیکی اور بھلائی کے ذریعے ہم پر فخر نہ کیا۔

امام احمد بن حنبل کی میزان میں نیکیاں

حضرت ابو العباس احمد بن ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح امیر المؤمنین حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد کے تمام مسلمانوں کی نیکیاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی میزان میں ہیں اِسی طرح حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے بعد کے لوگوں کی نیکیاں امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کی میزان میں ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

(یہ رسالہ ماہِ ربیع الاول شریف میں امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے عُرس کی مناسبت سے تحریر کیا گیا ہے۔ ان کی مبارک سیرت کے مزید واقعات آپ آئندہ اقساط میں ملاحظہ فرمائیں گے)

www.dawateislami.net

بڑھاپے میں بھی 150 رکعات

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ 300 نوافل ادا فرماتے، جب آپ پر آزمائش آئی تو بیماری کے بعد آپ روزانہ 150 نوافل ادا فرماتے حالانکہ اُس وقت آپ کی مبارک عمر 80 سال تھی۔

(حلیۃ الاولیاء، 9/192، رقم: 13657)

978-969-722-124-0

01082224

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net